ماڈیول نمبر 2 سبق نمبر 14: غالب کا ایک خط

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/قواعد/صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/ عملی کام
14	غالبؔ کا ایک خط (مرزا غالبؔ)	غالب کے خطوط کی خصوصیات کا بیان	غالب کی نثر کا مطالعہ	متن کی تفہیم کے بعد سوالات کے جوابات	• روزمرّہ	• حوصلہ کے ساتھ مصائب کا سامنا

خط کا خلاصہ

- غالبؔ نے یہ خط اپنے شاگرد منشی ہرگوپال تفتہؔ کے نام لکھا ہے۔ اس خط میں انھوں نے برسات کا حال اور اپنے گھر کی خراب صورت حال کا ذکر کیا ہے۔ غالبؔ نے لکھا ہے کہ جولائی سے برسات شروع ہوئی اور اتنا پانی برسا کہ شہر میں سیکڑوں مکان گر گئے۔ انھوں نے اپنے ٹپکتے ہوئے گھر، بالخصوص اوپری دالان کا نقشہ کھینچا ہے۔ اسے پڑھتے ہوئے مزہ بھی آتا ہے اور مکان کی حالت سن کر افسوس بھی ہوتا ہے۔ غالبؔ نے شروع میں ہی وضاحت کر دی تھی کہ یہ مکان ان کا نہیں، بلکہ کرائے کا ہے۔ اس لیے مرّمت کی ذمہ داری مالک مکان کی ہے، لیکن وہ اس طرف توجہ نہیں کرتا۔ غالبؔ نے اپنے ٹپکتے ہوئے کمرے کو حضرت نوحؑ کی کشتی سے تشبیہ دی ہے۔
- تفتہؔ اپنے اشعار پر غالبؔ سے اصلاح لیا کرتے تھے۔ غالب برسات اور گھر ٹپکنے کی وجہ سے ان کے کلام کی اصلاح نہیں کر پائے تھے۔ اس لیے لکھتے ہیں کہ جلد ہی ان کے بھیجے ہوئے کلام کی اصلاح کر کے واپس روانہ کر دیا جائے گا۔
- خط کے آخری حصے میں غالبؔ نے اپنی کمزوری اور بیماری کی شدّت کا ذکر کیا ہے۔ غالبؔ کا کہنا ہے کہ کمزوری اس قدر ہے کہ وہ اب لیٹے ہی رہتے ہیں۔ خط بھی لیٹے لیٹے ہی لکھتے ہیں اور لیٹے لیٹے ہی مسوّدات یعنی شاگردوں کے کلام کو بھی دیکھتے ہیں۔

غالبؔ کے خطوط کی اہمیت

- غالبؔ نے شاعری کے علاوہ نثر میں بھی اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کیا۔ ان کی نثر کا عمدہ نمونہ ان کے خطوط ہیں۔
- غالبؔ سے پہلے اردو میں خط کم ہی لکھے جاتے تھے اور جو لکھے جاتے تھے ان میں تکلف اور بناوٹ سے کام لیا جاتا تھا۔ انھوں نے دلچسپ اور بے تکلف انداز میں خط لکھنے شروع کیے۔ القاب و آداب کو مختصر کیا، اور آسان زبان میں خط لکھے۔
- غالبؔ نے اپنے خطوں میں بات چیت کا سا انداز اپنایا۔ ان کے خطوں میں اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہوں۔
- غالب کے خطوط سے اردو میں علمی نثر کا آغاز ہوا۔

سمجھنے کی بات

- غالبؔ نے اس خط میں اپنی پریشانی کو مزے لے لے کر بیان کیا ہے۔ خط پڑھ کر غالبؔ کے خراب حالات کی وجہ سے ان سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔

خاص باتیں

- غالبؔ کی اس خط میں سادگی اور بے تکلفی پائی جاتی ہے۔
- اس خط میں چھت کے ٹپکنے اور کمرے کی ابتری کی عمدہ منظر نگاری کی گئی ہے۔خط پڑھتے ہوئے گھر کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔
- اپنی بیماری کے ذکر میں چھوٹے چھوٹے لیکن پُر اثر جملے لکھ کر قاری کے ذہن کو متاثر کیا ہے۔
- غالبؔ نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا، یعنی بول چال کے انداز میں خط لکھے۔

غور کرنے کی باتیں

- ''مکان گھر کا نہیں ہے'' گفتگو اور عام بول چال کا سا ایک انداز ہے جس کا مطلب ہے مکان ذاتی نہیں ہے۔
- چھت چھلنی ہو جانے کا مطلب ہے، چھت کا جگہ جگہ سے ٹپکنا۔

غالب نے اپنے ٹپکتے ہوئے کمرے کو حضرت نوحؑ کی کشتی سے تشبیہ دی ہے۔حضرت نوحؑ کے زمانے میں طوفانی بارش اور سیلاب کا عذاب آیا تھا جس سے بچنے کے لیے انھوں نے اللہ کے حکم سے ایک کشتی بنائی تھی۔اس کشتی میں آپ اور آپ کے ماننے والے سیلاب سے محفوظ رہ پائے تھے۔ اسی نسبت سے غالب نے جگہ جگہ سے ٹپکتے ہوئے اپنے گھر کو نوحؑ کی کشتی کہا ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

صحیح جواب کے سامنے '' ✓ '' کا نشان لگائیے۔

1۔ غالبؔ کا خط پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ خط لکھنے والا اور پڑھنے والا جیسے آپس میں باتیں کر رہے ہوں کیوں کہ :

(a) غالبؔ آسان زبان میں خط لکھتے تھے۔

(b) غالبؔ نے اپنے خطوط میں اپنی زندگی کے حالات بیان کیے ہیں۔

(c) غالبؔ نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا تھا۔

(d) غالبؔ اپنے ہر خط میں اپنی تصویر ضرور لگاتے تھے۔

2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

غالبؔ نے اپنے مکان کی مرّمت خود کیوں نہیں کرائی ؟

3۔ مختصر جواب والا سوال

برسات میں غالبؔ کے مکان کا کیا حال تھا؟

4۔ طویل جواب والا سوال

غالبؔ کے خطوط کی خصوصیات بیان کیجیے۔